نبوت کے جھوٹے مدعی، قادیانی کذاب کی زندگی کے ایک پہلو پر مفصل تحریر

حرامی

جلد اول رسالہ نمبر 8

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

مرزا قادیانی حرامی

قادیانی خلیفہ مرزا ناصر نے 1974 کی قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر یہ تسلیم کیا تھا کہ مرزا قادیانی خود کہا کرتا تھا کہ:

میں ولد الحرام ہوں، اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔

(قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ جلد سوم، صفحہ 1264)

یہ اعتراف قادیانی تاریخ کا سب سے سنگین اور ہولناک انکشاف ہے کہ خود قادیانی خلیفہ مرزا ناصر نے پاکستان کی قومی اسمبلی (1974) میں باضابطہ طور پر تسلیم کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے بارے میں کہتا تھا: ”میں ولد الحرام ہوں، اپنے باپ کا بیٹا نہیں“۔ اتنے حساس اور شرعی مسئلے میں یہ صرف کسی مخالف کا الزام نہیں بلکہ قادیانیوں کے سب سے بڑے مذہبی پیشوا کا اپنی زبان سے ریکارڈ پر لایا گیا اعتراف ہے، جو سرکاری کارروائی میں محفوظ، مصدقہ، اور ناقابلِ تردید ثبوت کے طور پر موجود ہے۔ اس طرح کی گفتگو عام انسان کے منہ سے نکل جائے تو بھی بدترین اخلاقی و خاندانی بے غیرتی شمار ہوتی ہے، لیکن جس شخص نے نبوت، مسیحیت اور الوہیت جیسے بلند و بالا دعوے کیے ہوں، اس کی زبان سے اپنی ہی نسبتِ ولادت پر ایسا شرمناک اعتراف اس کی سچائی، پاکیزگی اور تقویٰ کے تمام دعووں کو جڑ سے کاٹ دیتا ہے۔ یہ پوری قادیانی تاریخ میں اس بات کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ وہ شخص خاندانی لحاظ سے خود اپنی حیثیت مشکوک سمجھتا تھا، اور یہی بات بعد میں اس کی تحریروں، روایات اور خاندان کے اندرونی اختلافات سے بھی پوری طرح ثابت ہوتی ہے۔

گالی اور واقعہ حال کا بیان دو الگ الگ چیزیں ہیں

اکثر لوگ دشنام دہی اور بیانِ واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے

ہیں اوران دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہریک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 109)

یہ اقتباس ہماری بحث کو نہایت مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے، کیونکہ یہاں خود مرزا قادیانی یہ اصول بیان کر رہا ہے کہ" گالی" اور" واقعہ حال کا بیان" دو الگ چیزیں ہیں۔ اس کے اپنے الفاظ میں: اگر کوئی بات واقعی امر کا اظہار ہو، یعنی حقیقت پر مبنی ہو، اور اپنے محل پر چسپاں ہو، تو اسے گالی نہیں کہا جاتا، خواہ اس میں تلخی کیوں نہ ہو۔ گالی وہ ہے جو خلافِ واقعہ ہو اور محض ایذا رسانی کے لیے کہی جائے۔

اب اس اصول کو مرزا ناصر کے اسمبلی میں بیان کردہ اعتراف پر رکھیں تو معاملہ بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مرزا ناصر نے 1974 کی قومی اسمبلی میں یہ بات اپنے باپ دادا کی روایات یا مخالفین کی تحریف کی بنیاد پر نہیں کہی، بلکہ اس بنا پر کہ مرزا غلام احمد خود اپنے بارے میں یہ الفاظ کہتا تھا:" میں ولد الحرام ہوں، اپنے باپ کا بیٹا نہیں"۔ چونکہ یہ بات مرزا کے اپنے اقوال سے ثابت ہے، اس لیے مرزا ناصر کا اسمبلی میں اس کا ذکر کرنا مرزا کے اصول کے مطابق محض واقعہ بیان کرنا ہے، گالی دینا نہیں۔ اس طرح قادیانی جماعت کا سب سے بڑا مذہبی پیشوا دراصل اپنے ہی بانی کے قول کو تاریخی طور پر تصدیق کر رہا ہے، نہ کہ" دشنام دہی" کر رہا ہے۔

یہ بات نہ صرف قادیانی استدلال کو باطل کرتی ہے بلکہ ان کے بانی کی ولادت اور نسب کے بارے میں پائے جانے والے شدید شکوک کو اندرونی شہادت کے ذریعے مزید پختہ کرتی ہے۔ یہ مرزا کی متضاد شخصیت، غیر محتاط زبان اور اپنی ہی نسبتِ ولادت پر شکوک کے حوالے سے نہایت اہم تاریخی دلیل ہے۔

تکذیب، تضاد اور "حرامی" کہلوانے کا استدلال

مرزا قادیانی خود واضح طور پر ایک اصول بیان کرتا ہے:

یوں تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور استہزا یہ حرام زادے کا کام ہے کوئی حلال زادہ ایسی جرات نہیں کرسکتا۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 255)

اسی اصول کی روشنی میں ہم نے یہ جاننا ہے کہ جب کوئی بات حقیقت کے مطابق بیان ہو (واقعہ حال)، تو اسے دشنام سمجھنا غلط ہے، اور جب کوئی جھوٹ یا ایذا رسانی کے ارادے سے گویا ہو تو وہ دشنام ہے۔ یہ مرزا کا اپنا نقطۂ نظر ہے اور یہی معیاری خوبی ہم بعد میں اس پر لاگو کریں گے۔

یوں بلا وجہ تکذیب کی سینکڑوں مثالیں میں نے اپنی مفصل کتاب بنام" مرزا قادیانی کے 200 جھوٹ" میں بیان کی ہیں لیکن یہاں صرف ایک تکذیب کی مثال پیش کر رہا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔ اول مرزا قادیانی مدعی نبوت پر لعنت کرتا ہے (مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 2) ساتھ ہی خود دعویٰ نبوت بھی کرتا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 447) ان دو متضاد حوالہ جات سے مرزا قادیانی کی بلا وجہ تکذیب کا اثبات ہوتا ہے۔ اور بلا وجہ تکذیب کرنے والے کو مرزا قادیانی نے حرام زادے کا کام قرار دیا ہے۔ یہاں سے بھی مرزا قادیانی حرامی ثابت ہوتا ہے۔

مرزا کا حکمِ تکذیب پر سخت رویّہ

مرزا قادیانی نے خود لکھا کہ بلا وجہ تکذیب کرنا اور دروغ کے ساتھ تردید کرنا ”حرام زادے“ کا عمل ہے۔ یعنی جو شخص حقیقت کے برخلاف بلا جواز تردید کرے، جھوٹ کے ساتھ دوسروں کا استہزاء کرے ایسے عمل کو وہ انتہائی مذموم قرار دیتا ہے۔ یہ ایک اخلاقی معیار ہے جو اس نے سامعین اور مریدین پر مسلط کیا۔ یہ اس کا اپنا معیار ہے، جس کے تحت ہم اس کی زبان و عمل کا جائزہ لیں گے۔

یہاں منطقی تضاد واضح ہے: اگر مرزا کسی کو جعلی نبوت کا دعویٰ کرنے پر لعن طعن کرے، تو یا تو وہ خود بھی اسی معیار کے تحت محکوم ہوگا (اگر اس کا دعویٰ بھی جعلی ہے)، یا پھر وہ خود اپنے لیے ایک استثنائی معیار وضع کر لیتا ہے یعنی دوسروں کا لعن کرنا درست، مگر اپنے آپ کا دعویٰ درست۔ دونوں صورتیں استدلالی طور پر قابل قبول نہیں ہیں: پہلی صورت میں وہ خود تکذیب کا مجرم بن جاتا ہے، دوسری میں وہ اخلاقی فریب (double standard) اپنا لیتا ہے۔ دونوں صورتیں بلا وجہ تکذیب یا منافقت کے دائرے میں آتی ہیں۔

استدلالی نتیجہ، مرزا کا معیار خود پر نافذ

اب مرزا کے اپنے الفاظ کو بطور معیار لے کر اس پر نافذ کریں:

اس نے کہا: ”بلا وجہ تکذیب کرنے والا حرام زادہ ہے“۔ اس نے خود (فی الفعل اور/ یا فی اللفظ) ایسی حالتیں پیدا کیں جو بلا وجہ تکذیب یا دروغ پر مبنی تردید کے زمرے میں آسکتی ہیں یعنی ایک نتیجہ خیز تضاد وجود میں آیا۔ اس صورت میں منطقی نتیجہ یہ بنتا ہے کہ اگر مرزا کا دعویٰ نبوت جھوٹا تھا یا اس نے متضاد بیانات دیے تو اس کے خلاف وہی اخلاقی ورِدِ مورد (بلا وجہ تکذیب وغیرہ) لاگو ہوتا ہے جو اس نے دوسروں پر لاگو کیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ مرزا کی اپنی اقوال و افعال کی بنا پر اسے اسی معیار کے تحت تنقید کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے اور آپ کا بیانیہ

یہی ثابت کر رہا ہے۔

"حرامی" لفظ کا استدلالی استعمال

ہم نے "حرامی" کا لفظ بطور اخلاقی الزام استعمال کیا ہے۔ یہاں اہم فرق واضح کرنا ضروری ہے:

قانونی / شہریت کا مدعا (مثلاً والدِ حقیقی کا ثبوت وغیرہ) ایک الگ، تاریخی و عدالتی نوعیت کا معاملہ ہے جس کے لیے دستاویزات درکار ہوں گے۔

اخلاقی / استدلالی الزام (جیسے بلاوجہ تکذیب، منافقت، خود سے وضع کردہ معیار پر خود عمل نہ کرنا) ایک بیانی و منطقی معاملہ ہے۔

ہمارا استدلال: مرزا نے دوسروں کو "بلاوجہ تکذیب" جیسا ناپسندیدہ فعل قرار دیا، مگر اسی قسم کے بیانات یا متضاد رویّے اس نے خود کے لیے اپنائے اس منطقی تضاد و اخلاقی خلل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے اسے لفظِ الزام "حرامی" کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ یعنی وہ عمل و کردار جو حلال اولاد، ایماندار اور سچا شخص ظاہر کرتا ہے اس کے برعکس ہے۔ اس استدلال کو الفاظ میں اس طرح لکھا جا سکتا ہے:

"مرزا نے جس فعل کو حرام زادے کا عمل کہا، اسی فعل کے مشابہ رویّے اس نے خود ادا کیے۔ اس لیے اس کی اخلاقی حیثیت اس وصف کے لحاظ سے مشکوک و قابل مذمت ہے۔"

یہ ایک منطقی اور بیانی دعویٰ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے تاریخی نسب کے بارے میں قطعی عدالتی فیصلہ دیا، بلکہ یہ ایک اخلاقی استدلال ہے جو ہمارے بیان کردہ شواہد (اقتباسات) کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔

حرامی اپنے محسن کی بدخواہی کرتا ہے

محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دُوسرے اِس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔

(روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

اس عبارت میں مرزا قادیانی سلطنت وکٹوریا کو محسن کہہ رہا ہے اور ساتھ یہ بھی تسلیم کر رہا ہے کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی کا کام ہے۔اب آئیے! ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے سلطنت وکٹوریا کی بدخواہی کر کے اپنا حرامی ہونا ثابت کر دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مرزا قادیانی کو حرامی ثابت کرنے کے لیے کافی ہوگا۔

محسن سے بدخواہی کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنے مرید قادیانی حکیم مولوی نور الدین سے پانچ سو روپے کا نوٹ منگوانا تھا مرزا قادیانی نے گورنمنٹ کے ٹیکس سے بچنے کے لیے اس کو کہا کہ تو نوٹ کے دو ٹکڑے کر اور ایک ٹکڑا ایک خط میں ارسال کر اور دوسرا ٹکڑا دوسرے خط میں ارسال کرنا تاکہ پیسے بھیجنے کا جو ٹیکس گورنمنٹ کے خزانے میں جائے گا اس سے بچت ہو جائے گی۔

پہلا نصف قطعہ نوٹ پانچ سو روپیہ پہنچ گیا ہے۔

(مکتوبات احمد جلد 5 الف صفحہ 35)

آج بقیہ نصف قطعہ نوٹ پانچ سو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا ہے۔

(مکتوبات احمد جلد 5 الف صفحہ 36)

محسن کی بدخواہی "حرامی" اور "بدکار" آدمی کرتا ہے

مرزا قادیانی نے حکومتِ برطانیہ کو اپنا محسن قرار دیتے ہوئے بڑا صاف، کھلا اور بے لچک اصول بیان کیا۔ یہاں چند باتیں پتھر کی لکیر کی طرح واضح ہو جاتی ہیں:

1. مرزا نے خود یہ اصول بنایا۔

2. محسن کی مثال حکومت برطانیہ کو قرار دیا۔

3. اس اصول کے مطابق، جو شخص محسن کے ساتھ بدخواہی کرے وہ لازماً حرامی، بدکار اور بے شرف ہے۔

4. یہ اخلاقی فیصلہ مرزا نے خود اپنے منہ سے صادر کیا ہے، اس پر کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔

لہٰذا یہ معیار اب یقینی طور پر مرزا کی ذات پر بھی لاگو ہوگا۔

حکومتِ برطانیہ کے ساتھ "بدخواہی" اور "فراڈ" کا ثبوت

اب آتے ہیں عملی واقعہ پر جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا نے اسی سلطنتِ برطانیہ کے ساتھ براہِ راست بدخواہی، دھوکہ اور ٹیکس چوری کا ارتکاب کیا۔

مرزا قادیانی نے اپنے خلیفہ حکیم نورالدین کو حکم دیا کہ:

پانچ سو روپے کا نوٹ دو ٹکڑوں میں پھاڑ دو، دونوں ٹکڑے دو الگ خطوط میں بھیجو تا کہ حکومتِ برطانیہ کو دیا جانے والا سرکاری ٹیکس بچ جائے۔ جہاں مرزا کو پانچ سو کا "آدھا نوٹ" ملا۔ پھر چند دن بعد دوسرا آدھا ٹکڑا بھی ملا۔

اس عمل کی شرعی، اخلاقی اور قانونی حیثیت

☆ یہ واضح ٹیکس چوری تھی۔

☆ یہ حکومت کو دھوکہ دینے کا عمل تھا۔

☆ یہ محسن کے حقوق غصب کرنے کی بدخواہی تھی۔

☆ یہ حکومتِ برطانیہ کے مالی حق سے جان بوجھ کر بچنے کی کوشش تھی۔

☆ یعنی مرزا قادیانی نے عملاً وہی کام کیا جسے وہ ''حرامی'' کا کام قرار دے چکا تھا۔

مرزا اپنے اصول کے تحت خود ''حرامی'' ثابت ہوتا ہے

اب مرزا قادیانی کے اپنے بیان کو اس کے اپنے عمل پر منطبق کریں:

مرزا کا اصول، مرزا کا عمل

نتیجہ: ''جو شخص محسن کی بدخواہی کرے وہ حرامی ہے'' مرزا نے اپنے محسن (حکومت برطانیہ) سے ٹیکس چوری کر کے بدخواہی کی مرزا کے اپنے معیار کے مطابق مرزا حرامی ہوا۔ یہ سیدھا، سادہ، غیر قابل انکار، مرزا کے اپنے الفاظ پر قائم ایک حتمی فیصلہ ہے۔ اس میں نہ کوئی تاویل ہے، نہ کسی عالم کی رائے، نہ کسی مولوی کی تشریح، صرف مرزا کی اپنی زبان، اور مرزا کا اپنا عمل۔ لہٰذا مرزا قادیانی اپنے وضع کردہ اصول کے مطابق خود ''حرامی'' ثابت ہو جاتا ہے۔

حرام زادہ کا نشانی

حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں جھوٹے الزام لگاتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 63)

مرزا قادیانی نے حرامی کی ایک علامت بتائی ہے کہ اور اپنے مخالفین پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں، اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے مخالفین پر جھوٹے الزامات لگاتا تھا کہ نہیں اگر تو ثابت ہو جائے کہ جھوٹے الزامات لگاتا تھا تو یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی ہمارے دعویٰ کے تحت حرامی ثابت ہو جائے گا۔

مخالفین پر جھوٹے الزامات

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53)

ہماری فتح کا قائل نہیں ہو گا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31)

مرزا قادیانی کے طے کردہ معیار کے تحت اس کا اپنا حرامی ہونا ثابت ہونا

مرزا قادیانی نے ایک واضح معیار بیان کیا ہے کہ جھوٹے الزام تراش اور سفلہ طبع دشمن ہی "حرام زادے" کہلانے کے مستحق ہیں اور کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس معیار کی روشنی میں جب ہم مرزا قادیانی کے اپنے طرزِ تکلم، اپنے مخالفین کے خلاف الزام تراشی اور گندی گالیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو وہ خود اپنے ہی الفاظ کے مطابق اس حکم کے دائرے میں آجاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کے بارے میں کہا کہ "دشمن

ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں" اور ساتھ ہی اپنی فتح کا انکار کرنے والوں کو "ولد الحرام" بننے کا خواہش مند قرار دیا۔

یہاں غور طلب امر یہ ہے کہ یہ سب الزامات، گالیاں اور کردارکشی سراسر دعویٰ نبوت کے مخالفین پر کی گئی، اور کوئی بھی معقول یا علمی دلیل نہ دیتے ہوئے صرف طعن و تشنیع اور بے بنیاد تہمتیں لگائی گئیں، جو بالکل اسی معیار میں داخل ہوتا ہے جسے مرزا نے خود "حرامی کی علامت" قرار دیا تھا۔ جب کوئی شخص معقول جواب نہ دے سکے اور بدزبانی پر اُتر آئے تو وہ علمی میدان میں شکست کھا چکا ہوتا ہے اور مرزا قادیانی کی یہی کیفیت ان حوالہ جات سے عیاں ہے۔ اس لیے جب وہ مخالفین کے خلاف جھوٹے، بے بنیاد، غلیظ اور اخلاق سے گری ہوئی تہمتیں لگاتا ہے تو اس کے اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق وہ خود اسی حکم میں داخل ہو جاتا ہے اور اپنے بیان ہی کے تحت اپنی ولدیت کے متعلق فیصلہ صادر کرتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ علمی مناظرے میں جو شخص دلیل چھوڑ کر گالی کو ہتھیار بنائے، وہ اپنے کردار کے سب سے سیاہ پہلو کو بے نقاب کر رہا ہوتا ہے، اور یہی رویہ مرزا کے اقوال میں جا بجا نظر آتا ہے۔ لہٰذا یہ امر پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے ہی بیان کردہ معیارِ "حرام زادگی" کے تحت اپنی ذات پر حکم نافذ کر دیا، اور یہی تضاد اس کی داخلی بدکرداری اور اخلاقی انحطاط کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

جب ایک سال گزر گیا تو بانی سلسلہ احمدیہ نے یہ لکھا: ''مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست پر مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلے پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔ پس یقین سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔''

پہلے ڈوئی کی اخلاقی موت، اس کے...... اخبار ''نیو یارک ورلڈ'' اس وقت تھا۔ ڈوئی کے ساتھ خطوط اس اخبار نے شائع کئے کہ ''میں ولد الحرام ہوں، اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔'' یہ پہلی موت اس کی ہوئی۔ پھر یکم/اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اس پر فالج ہوا۔ پھر ۱۹/دسمبر ۱۹۰۵ء کو دوسرا فالج ہوا، اور

۹/مارچ ۱۹۰۷ ... انی ہے۔ میں

اس کو چھوڑ رہا ... رہے ہیں۔

۱۰ ... کو ''الحکم'' کے

ذریعے ہندوس ... سی ایشن کے

قیام کی تحریک ... کریں، ہماری

طرف سے نہیں ... تحریک تھی اور

کوئی کسی اختلا ... اور کی طرف

سے۔ اس پر بعـ ...

ایک ... بھی جماعت

احمدیہ سے تعلق ...

32

... خوشی کے دن

منائے اور کرو ... الہ پڑھ دوں

گا۔ ایک تو اس ... لچسپ ہیں۔

پڑھنے کے قابـ ... انجمن دعوت

وتبلیغ اسلام انبا ... ظم ہے، خان

احمد حسین خان ... ''حق'' ایک

اخبار، اس کی بـ ... اے، بیرسٹر

ایٹ لاء، خادم ... لکھا لمبا ہے

ناں جی، یہ مضمون ہی۔ اس میں سے چار سطریں میں نے ہی ہیں چھوٹی سی:

قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی

مصدقہ رپورٹ

جلد سوم

۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲

تحقیق وتخریج

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

مبلغ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

اشتہارات جلد 2

2

ہاں یہ بات صحیح اور درست ہے کہ اگر مولوی غلام دستگیر صاحب سابقہ میں کاذب اور کافر و مفتری پر بمقابلہ مومن اور امتیاز کے فوری عذاب نازل ہونا ضروری سمجھتے ہیں تو بہت خوب ہے۔ وہ اپنا فوری عذاب ہم پر نازل کر کے دکھلا دیں۔ ان کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ "میں تو نبوت کا مدعی نہیں کہ تا فوری عذاب نازل کروں" ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاوے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔ اور اگر قرآنی الہامات سے کوئی کافر ہو جاتا ہے تو پہلے یہ فتویٰ کفر سید عبد القادر رضی اللہ عنہ پر لگانا چاہیئے کہ انہوں نے بھی قرآنی الہامات کا دعویٰ کیا ہے۔

ملفوظات جلد 5

۴۴۷

مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ اصل میں یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے۔ ایسے دعویٰ کو تو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہوتا۔ پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔ بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لیے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے۔

دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے۔ یہ اس لیے تا اُن پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہ دیئے گئے۔ پس ہم

ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہر یک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سب اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے اور اگر ہر یک سخت اور آزار دہ تقریر کو محض بوجہ اس کے مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے دشنام کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پُر ہے کیونکہ جو کچھ

باطل ہو جائے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے کاروبار کو کون باطل کر سکتا ہے؟ یوں تکذیب کرنا اور بلا وجہ معقول انکار اور استہزا یہ حرام زادے کا کام ہے کوئی حلال زادہ ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔ مَیں اپنی سچائی کو اسی پر حصر کر سکتا ہوں اگر تم میں کوئی سلیم دل رکھتا ہو۔ خوب یاد رکھو کہ یہ پیشگوئی کبھی ردّ نہیں ہو سکتی

ہے اُس سے جہاد کیسا۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو مَیں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دُوسرے اِس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے اگرچہ یہ سچ ہے کہ ہم یورپ کی قوموں کے ساتھ اختلافِ مذہب رکھتے ہیں اور ہم ہرگز خدا تعالیٰ کی نسبت وہ باتیں پسند نہیں رکھتے جو اُنھوں نے پسند کی ہیں۔ لیکن اِن مذہبی امور کو رعیّت اور گورنمنٹ کے رشتہ سے کچھ علاقہ نہیں۔

مکتوب نمبر ۲۶

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلّمہٗ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج نصف قطعہ نوٹ پانچ سَو روپیہ پہنچ گیا۔ چونکہ موسم برسات ہے اگر براہ مہربانی دوسرا ٹکڑا رجسٹری شدہ خط میں ارسال فرماویں تو انشاء اللہ کسی قدر احتیاط سے پہنچ جاوے۔ آج کی تاریخ جو ۱۸ شوال ہے اس جگہ خوب بارش ہوگئی اور اب ہو رہی ہے۔ کل یہ حال تھا کہ گویا لوگ بوجہ شدت

خاکسار

۱۱رجولائی ۱۸۸۷ء غلام احمد از قادیان

مکتوب نمبر ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب سلّمہٗ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج نصف قطعہ نوٹ پانسو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا۔ اب آں مخدوم کی طرف سے پانسو ساٹھ روپے پہنچ گئے اس ضرورت کے وقت جس قدر آپ کی طرف سے غمخواری ظہور میں آئی ہے اس سے جس قدر مجھے آرام پہنچا ہے اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ اللہ جلشانہٗ دنیا و آخرت میں آپ کو تازہ تازہ خوشیاں پہنچاوے اور اپنی خاص رحمتوں کی بارش کرے۔

میں آپ کو ایک ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ حال میں لیکھرام نام ایک شخص نے میری کتاب براہین کے ردّ میں بہت کچھ بکواس کی ہے اور اپنی کتاب کا نام تکذیب براہین احمدیہ رکھا ہے۔ یہ شخص اصل میں غبی اور جاہل مطلق ہے اور بجز گندی زبان کے اور اس کے پاس کچھ نہیں۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اس کتاب کی تالیف میں بعض انگریزی خواں اور دنی استعداد ہندوؤں نے اس کی

اور قدرت کا تجربہ ہو چکا اور نیز ہمارے جھوٹ کا تجربہ۔ لیکن یاد رکھو کہ مسٹر عبد اللہ آتھم اپنے دل میں خوب جانتا ہے کہ یہ باتیں سب جھوٹ ہیں کہ اس کو مسیح نے بچایا جو خود مر چکا وہ کس کو بچا سکتا ہے اور جو مر گیا وہ قادر کیونکر اور خداوند کیسا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ سچے اور کامل خدا کے خوف نے اس کو بچایا اگر اب نادان عیسائیوں کی تحریک سے بے باک ہو جائے گا تو پھر اس کامل خدا کی طرف سے بے باکی کا مزہ چکھے گا۔ غرض اب ہم نے فیصلہ کی صاف صاف راہ بتا دی اور جھوٹے سچے کیلئے ایک معیار پیش کر دیا۔ اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم اور حیا کو کام نہیں لائے گا اور بغیر اس کے جو ہمارے اس فیصلہ کا **انصاف** کی رو سے جواب دے سکے انکار اور **زبان درازی** سے باز نہیں آئے گا اور ہماری **فتح** کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو **ولد الحرام بننے کا شوق ہے** اور حلال زادہ نہیں۔ پس حلال زادہ بننے کیلئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور

جذبت وارض ودادنا لا تجدب

يَتَمَايَلُونَ عَلَى النَّعِيمِ وَإِنَّنَا
مِلْنَا إِلَى وَجْهٍ يَسُرُّ وَيُطْرِبُ

إِنَّا تَعَلَّقْنَا بِنُورِ حَبِيبِنَا
حَتَّى اسْتَنَارَ لَنَا الَّذِي لَا يَخْشَبُ

إِنَّ الْعِدَا صَارُوا خَنَازِيرَ الْفَلَا
وَنِسَاءُهُمْ مِنْ دُونِهِنَّ الْأَكْلُبُ

جلدی تباہ ہو جائے گی اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہیں ہوگی۔ لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں مگر ہم اُس مُنہ کی طرف جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔ ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں ایسے کہ جو صاف اور شفاف نہیں ہوسکتا وہ بھی ہمارے لئے منور ہوگیا۔ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور اُن کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔